سلسلۂ مجدّدیہ کا ایک نادر مخطوطہ

(ڈاکٹر) غلام مصطفیٰ خان

(۲)

(مخطوطہ کے جامع نے رسالے کے مصنف کی کتاب "الجنات الثمانیۃ" میں سے مجددیت سے متعلق مضمون یہاں بطور ضمیمہ نقل کر دیا ہے)

تذئیل:۔ قال المصنف قدس سرہ فی رسالتہ المسمی بجنات الثمانیۃ الاولیٰ فی البشارۃ المخبرۃ عن وجودہ قبل ان یوجد فالاولیٰ والاعلیٰ والافضل و اشرف ما اوردہ العارف باللہ خواجہ محمد هاشم فی مقاماتہ ان صاحبًا لی قال یومًا انک تذکر من کمالات شیخک یعنی بہ المجدد رضی اللہ عنہ ما لا یذکر

ضمیمہ:۔ مصنف قدس سرہٗ نے اپنے رسالہ الجنات الثمانیۃ میں فرمایا ہے کہ پہلی جنت تو اس بشارت میں ہے، جس میں حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیدا ہونے کی خبر دی گئی تھی۔ یہ بشارت سب سے اولیٰ، اعلیٰ، افضل اور اشرف ہے یہ روایت عارف باللہ خواجہ محمد ہاشم رح نے اپنے مقامات میں اس طرح بیان کی ہے کہ میرے ایک ساتھی نے ایک روز مجھ سے کہا کہ آپ اپنے شیخ حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے ایسے ایسے کمالات بیان کرتے ہیں جو مشائخ کرام میں سے کسی

من المشائخ الكرام وما يتحير فيه العقول والافهام ولو كان كذلك لاخبر بوجوده صاحب الوحي عليه الصلوٰة والسلام كما أخبر بوجود المهدي عليه السلام للأنام قلت لعله أخبر بوجود ذلك ولم نطلع عليه ولا يلزم من عدم العلم بالشئ عدم وجود ذلك الشئ ۔ وقال عندي كتاب جمع الجوامع للسيوطي رحمة الله عليه فيه احاديث النبي صلى الله عليه وسلم فاجمعها التفحص فيه فان كان هناك خبر الحالة اعتقد بها ففتح الكتاب فاذا فيه هذا الحديث أخرجه ابن سعد عن عبد الرحمٰن بن يزيد ايضا عن جابر بلاغا عنه صلى الله عليه وسلم " يكون في امتي رجل يقال

کے بیان نہیں کئے گئے اور جنہیں سن کر عقل پر حیرت طاری ہو جاتی ہے ۔ اگر یہ سب کچھ صحیح ہے تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کی خبر ضرور دیتے جیسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو امام مہدی علیہ السلام کے ظاہر ہونے کی خبر دی ہے ۔ میں نے انہیں جواب دیا کہ ہو سکتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے پیدا ہونے کی خبر دی ہو مگر اس کا ہمیں علم نہ ہو اور یہ ظاہر ہے کہ کسی چیز کا علم نہ ہونے سے اس چیز کا موجود نہ ہونا ثابت نہیں ہوتا ۔ پھر خواجہ ہاشمؒ نے فرمایا کہ میرے پاس سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی ایک کتاب 'جمع الجوامع' ہے جس میں احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم جمع کی گئی ہیں ، میں نے اپنے عقیدے کے مطابق حدیث تلاش کرنے کے لئے کتاب کھولی تو اس میں ایک حدیث ملی جو ابن سعد نے عبد الرحمٰن بن یزید سے اور انہوں نے جابر رضؓ سے روایت کی ہے ۔ حضرت جابرؓ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سُنا کہ حضورؐ نے فرمایا کہ " میری امت میں ایک شخص ایسا پیدا ہو گا جو 'صلہ' کے نام

له صلة يدخل الجنة
بشفاعته كذا وكذا"
وانت خبير بان هذا
اللقب له مشهور بين
اصحابه قدس سرهم
وذلك لانه كتب فى مكاتبه
الحمد لله الذى
جعلنى صلة بين البحرين
ووصلة بين الفئتين وهذا
اشارة الى انه كما بلغ هذا
الجهد فى تطبيق اقوال الصوفية
والعلماء الشريعية والطريقية
فيسمى نفسه بالهامه سبحانه -
منها ماذكر الفاضل الكامل
الشيخ بدرالدين السرهندى فى
المقامات ان الشيخ الاسلام احمد
الجامى صاحب الكرامات التى
قلما يذكر بمثلها من الاقطاب
والاوتاد، كما فى نفحات الانس
وغيرها قدس سره ونور
مرقده قال يجئ من بعدى
سبعة عشر رجلا من
اهل الله يسمون باحمد

سے مشہور ہوگا اور اس کی شفاعت سے
بہت سے لوگ جنّت میں داخل ہوں گے۔
پھر میں نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ حضرت
مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اپنے اصحاب
میں اسی لقب سے مشہور تھے کیونکہ
آپ نے اپنے مکتوبات میں تحریر فرمایا ہے
"تمام تعریفیں اس اللہ کے لئے ہیں جس نے
مجھے دو سمندروں کو ملانے والا بنایا اور نیز
دو گروہوں کو متحد کر دیا"۔ یہ آپ کی جدو
جہد کی طرف اشارہ ہے جو آپ نے صوفیہ
عظام اور علماء شریعت کے اقوال میں تطبیق
کرنے کے لئے تھی۔ چنانچہ آپ نے اپنا نام
اسی حدیث کی بنا پر 'صلہ' رکھا۔
فاضل کامل حضرت شیخ بدرالدین
سرہندیؒ نے اپنے مقامات میں ذکر کیا ہے
کہ شیخ الاسلام احمد جامی رحمۃ اللہ علیہ سے
ایسی ایسی کرامات ظاہر ہوئیں کہ اقطاب
و اوتاد سے بھی ایسی کرامات کا ظہور نہیں
ہوا۔ اسی قسم کا مضمون "نفحات الانس"
میں بھی بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ شیخ الاسلام
احمد جامیؒ نے فرمایا ہے "میرے بعد سترہ
اہل اللہ ایسے ظاہر ہوں گے جن کا نام
'احمد' ہوگا اور دسویں صدی کے اوائل

اخرهم يخرج على راس الالف احسنهم و اعلمهم و اجمعهم، فقال غفير من ارباب الكشف ان المراد منه المجدد للالف الثاني.

و وقع فى مقامات الشيخ ظهيرالدين خلف الشيخ المذكور قدس سرهما حكاية عجيبة يؤيد هذه البشارة تائيدا جليا.

منها ما نقله الثقات من الولى الشهير الشيخ خليل الله البدخشاني قدس سره انه وقع فى بعض رسالة انه سيخرج من سلسلة خواجه روّح الله ارواحهم من الهند رجل كبير عظيم صاحب كمال لا نظير له فى عصره يا اسفا على لقائه. فلما توفى الشيخ طلع هذا الكوكب الدرى.

منها ان قدوة الاولياء خواجگی الامکنگی قال لخليفة الاكمل وهو امام العرفاء وشيخنا خواجه محمد الباقي

میں اسی نام کے ایک ایسے بزرگ گے جو آخری احمد ہوں گے اور م میں سب سے اعلیٰ وارفع ہوں ارباب کشف کے ایک جم غفیر نے ہے کہ وہ صاحب کرامات ولی حضـ الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ ہیں — شیخ ا احمد جامی کے خلف الرشید حضرت شیـ کی کتاب مقامات میں ایک ایسی عجیب حکایت بیان کی گئی ہے جس سے بشا مذکورہ کی تائید ہوتی ہے۔

آپ کی مجددیت کا ایک ثبوت کہ ثقہ راویوں نے حضرت شیخ خلیل ا قدس سرہ سے نقل کیا ہے کہ حضرت نے اپنے ایک رسالہ میں تحریر فرمایا ہے بسلسلہ خواجگان رحمہم اللہ ہندوستا ایک ایسا عظیم اور باکمال شخص پیدا ہ کی نظیر نہ ہوگی افسوس کہ میں اس ک نہ کر سکوں گا — چنانچہ جب حضرت شیـ قدس سرہ کا وصال ہو گیا تو حضرت صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ظہور اجلا

ایک ثبوت یہ ہے کہ قدوۃ الا خواجہ امکنگی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے خـ امام العارفین وشیخنا خواجہ محمد باقی باللہ

قدس سره انه يخرج رجل من الهند على يدك اماما فى عصره صاحب الحقائق و الاسرار اسرع فان اهل الله منتظرون لقدوم ذلك العزيز فلما توجه قدس سره من البخارا الى الهند و ادركه المجدد رضى الله عنه و اخذ منه الطريقة خاطبه بهذا الكلام "قد علمت انك ذلك الرجل المبشر به" و لما دخلت بلدة سرهند رأيت رجلاً وقيل لى هذا قطب زمانه فلما رأيتك عرفتك بتلك الحلية والصورة ۔

سے فرمایا "ہندوستان کا ایک ایسا شخص آپ کے ہاتھ پر بیعت ہوگا، جو اپنے زمانہ کا امام ہوگا وہ صاحب اسرار و حقائق ہوگا، اسے جلد اپنے سلسلہ میں داخل کیجئے کیونکہ تمام اہل اللہ اس باکمال شخص کے آنے کا انتظار کر رہے ہیں۔ چنانچہ جب حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ بخارا سے ہندوستان تشریف لائے تو مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ پھر حضرت باقی باللہ قدس سرہ نے آپ سے فرمایا "بیشک آپ وہی شخص ہیں جس کی بشارت مجھے دی گئی تھی" پھر حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ نے فرمایا "جب میں شہر سرہند میں داخل ہوا تو لوگوں نے مجھ سے کہا کہ یہ قطب زمانہ ہیں پس جب میں نے آپ کو دیکھا تو آپ کے حلیہ اور شکل و صورت سے پہچان لیا کہ آپ ہی وہ بزرگ ہیں جن کی مجھے بشارت دی گئی تھی۔

و قال ايضا لما دخلت سرهند رأيت هنالك مشعلة اوقدت فى غاية الرفعة والعظمة كانها وصلت الى السماء

اسی طرح حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ نے دوسری جگہ فرمایا ہے "جب میں سرہند میں داخل ہوا تو وہاں میں نے ایک مشعل دیکھی جو انتہائی رفعت و عظمت کے ساتھ روشن ہے گویا کہ وہ آسمان تک پہنچ

وقد امتلأ العالم من نورها
شرقا وغربا، و تتزايد
انوارها ساعة فساعة ويستوقد
عنها الناس سراجا سراجا
وهٰذا فی شانك ۔

منها ماذكر اصحاب المقامات
ان قدوة الكاملين الشاه كمال
الكيتلی القادری الذی اخبار
خوارقه وكراماته بلغت
حد التواتر، ودع الجبة المباركة
يل انها كانت متوارثة من الشيخ
اعظم والغوث الاكرم السيد عبد القادر
يلانی قدس سره عنده فان
ذا العارف الربانی الشاه سكندر حسين
ماجاء بنفسه و قال
كن هٰذه الجبة عندك
يعة وامانة حتی
رج صاحبه ۔ فلما كان
ن ظهور المجدد قال
فی المعاملة ان اوصل
ه الی الشيخ احمد
هندی فانه اهلها،
يوصلها اليه ۔ ثم

گئی ہے اور سارا عالم شرقاً و غرباً اس کے نور سے معمور ہو گیا ہے۔ اس کی روشنی ساعت بساعت زیادہ ہوتی جارہی ہے اور اس مشعل سے لوگ اپنے اپنے چراغ روشن کر رہے ہیں یہ سب آپ کی شان تھی۔

ایک ثبوت یہ ہے کہ اصحاب مقامات نے بیان کیا ہے کہ قدوۃ الکاملین حضرت شاہ کمال کیتھلی قادری رحمۃ اللہ علیہ جن کے خوارق عادات اور کرامات تواتر کی حد تک پہنچ چکے ہیں، ان بزرگ کے پاس حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کا جبۂ مبارک تھا جو انہیں اس طرح پہنچا تھا کہ عارف ربانی حضرت شاہ سکندر حسین رحمۃ اللہ علیہ نے یہ جبۂ مبارک حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ کے پاس بطور امانت رکھا تھا۔ چنانچہ جب حضرت شاہ سکندر حسینؒ رحلت فرما گئے اور حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کا زمانہ آیا تو شاہ سکندر حسین رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت شاہ کمال کیتھلی سے خواب میں فرمایا کہ یہ جبۂ مبارک حضرت شیخ احمد سرہندی کو دیدو کیونکہ وہی اس جبہ کے اہل ہیں ۔ مگر حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ نے وہ جبہ حضرت شیخ کو نہ دیا۔ پھر حضرت

غاطبه في عالم السر بذلك فلم يفعل ذلك، و قال كيف يخرج هذه البركة عن بيننا فعاتبه في المرتبة الثالثة فجاء بها اليه - فترتب على ذلك امور عظيمة كما هو مرقوم في المقامات والملفوظات معارف لدنية[1]-

شاہ سکندر حسینؒ نے حضرت شاہ کمال کیتھلیؒ سے عالم سر میں یہی فرمایا مگر انہوں نے ایسا نہ کیا اور فرمایا کہ میں یہ برکت اپنے پاس سے کیسے علیحدہ کردوں۔ پھر تیسری بار حضرت شاہ سکندر حسینؒ نے عتاب فرمایا تو حضرت شاہ کمال کیتھلی رحمۃ اللہ علیہ نے وہ جبّہ مبارک حضرت مجدد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو پیش کر دیا۔ چنانچہ اس جبّہ مبارک کے بڑے بڑے فیوض و برکات ظہور میں آئے جنہیں مقامات اور ملفوظات "معارف لدنّیہ" میں شرح و بسط کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔

---

[1] یہ حضرت مجدد الف ثانی قدس سرّہ کا رسالہ ہے۔

لمحات (عربی)

شاہ ولی اللہؒ کے فلسفۂ تصوّف کی یہ بنیادی کتاب عرصے سے نایاب تھی۔ مولانا غلام مصطفےٰ قاسمی کو اس کا ایک پرانا قلمی نسخہ ملا۔ موصوف نے بڑی محنت سے اس کی تصحیح کی اور شاہ صاحب کی دوسری کتابوں کی عبارات سے اس کا مقابلہ کیا اور وضاحت طلب امور پر تشریحی حواشی لکھے۔ کتاب کے شروع میں مولانا کا ایک مبسوط مقدمہ ہے۔

قیمت:- ۲/- روپے